26716 ـ كيا سارے مال كى زكاة رمضان ميں نكالى جائے گى

سوال

ميں ہر سال اپنے مال كى زكاة نكالتا ہوں، ميں اس رقم كى زكاة نكالتا ہوں جو صرف پچھلے رمضان ميں ميرے اكاؤنٹ ميں تھى.. يعنى جس پر ايك سال ہو گيا ہو، تو كيا ميرا يہ عمل صحيح ہے؟؟
يا كہ مجھے اس سارے مال كى زكاة ادا كرنا ہو گى جو سار بھر ميں آيا ہو ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

وجوب زكاة كى شروط ميں سال كا پورا ہونا بھى شامل ہے، وہ اس طرح كہ نصاب تك پہنچنے والے مال پر سال گزر جائے؛ اس كى دليل مندرجہ ذيل نبى صلى للہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" مال ميں اس وقت تك زكاة نہيں جب تك اس پر سال نہ گزر جائے "

اسے ابن ماجہ نے روايت كيا ہے، اور علامہ البانى رحمہ اللہ تعالى نے ارواء الغليل حديث نمبر (787) ميں صحيح قرار ديا ہے.

اور سونا، چاندى اور نقد رقم، اور جانوروں كى زكاة كے وجوب ميں سال گزرنے كى شرط ہے.

اور سال كے دوران حاصل ہونے والے مال كى دو قسميں ہيں:

اول:

جو اصل مال سے حاصل ہونے والا نفع ہو، تو اس كا سال اصل مال كا سال ہى شمار ہو گا.

دوم:

جو مال مستقل ہو جو كسى اور طرح سے حاصل ہوا مثلا وراثت، يا ہبہ اور ہديہ، يا اپنى تنخواہ سے جمع كيا ہو، تو اس پر زكاة اس وقت ہى واجب ہو گى جب نصاب كو پہنچ جانے كے بعد سال گزر جائے.

اس لیے مسلمان کو چاہیے کہ اس کے پاس رمضان المبارك میں جو مال متوفر ہو اور اس پر سال گزر گیا ہو تو اس کی زکاۃ ادا کردے، اور جس پر سال نہیں گزار اس پر بھی زکاۃ ادا کر سکتا ہے، اور یہ زکاۃ وقت سے پہلے شمار ہو گی، اس کی دلیل مندرجہ ذیل حدیث ہے، جسے ابو داود، ترمذی، اور ابن ماجہ اور حاکم نے روایت کیا اور حاکم نے اسے صحیح کہا ہے:

عباس رضی اللہ تعالی عنہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سال پورا ہونے سے قبل ہی زکاۃ جلدی دینے کے بارہ میں دریافت کیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کرنے کی انہیں رخصت دے دی"

اس حدیث کو علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ترمذی حدیث نمبر (545) میں حسن قرار دیا ہے.

اور ایسا کرنے میں انسان کے لیے آسانی ہے کہ وہ ہر حاصل ہونے والے مال کے لیے مستقل سال کا حساب رکھے، تا کہ وہ کسی دوسرے میں خلط ملط نہ ہو جائے، اور اس طرح زکاۃ کا حساب صحیح نہ رہے اور زکاۃ میں سے کچھ اس کے ذمہ ہو جائے.

یا پھر اسے شك اور اشکال پیدا ہو جائے کہ پتہ نہیں اس نے پوری زکاۃ نکال دی ہے یا نہیں.

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (26113) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

واللہ اعلم .